بسم اللہ الرحمن الرحیم

الرحمن علم القرآن

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سلسلہ تالیفات ادارہ دار العرفان

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

بنیادی تعلیم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم و تاریخ اسلام

برائے امتحانات سیرت النبی درجہ ابتدائی و تحتانی

بمساعی جمیلہ مولانا محمد برہان الدین صاحب منشی فاضل (پنجاب)

سابق مددگار مدرسہ فوقانیہ دار الشفاء

بمطابق نصاب ادارہ امتحانات قرآنی

و سیرۃ النبی دار العرفان حیدرآباد دکن
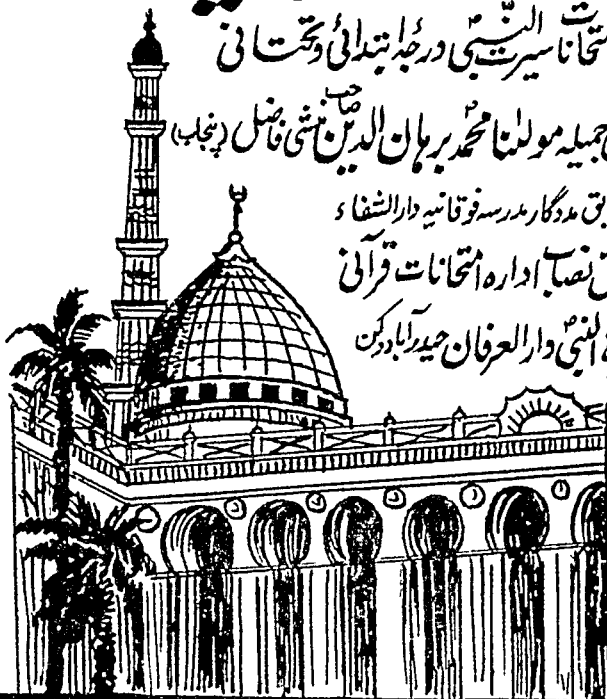
بلا اخذ قیمت ہدیۂ ماہ صیام منجانب چینا نیلگری ٹی امپوریم معظم جاہی مارکٹ حیدرآباد (اے پی)

مطبوعہ تاج پریس یوسف بازار

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

بنام آنکہ اُو نامے ندارد — بہر نامے کہ خوانی سر برآرد

معزز ناظرین کرام! حسبِ سابق اینگلو ٹی امپوریم معظم جاہی مارکٹ کی جانب سے دینی کتب کی نشر و اشاعت کا مبارک سلسلہ جاری ہے جو قابل تقلید و محتاج توجہ ارباب خیر ہے حسب سابق اس سال بھی ہدیہ ماہ صیام کے طور پر برائے استفادہ عوام و طلبا و طالبات شرکاء امتحانات سیرۃ النبیؐ درجہ ابتدائی و تحتانی ادارہ دارالعرفان کی خاطر بلا اخذ قیمت میری تحریک پر حصہ لیکر ہزاروں کی تعداد میں طبع کروا دیا ہے جو مفت طلباء کو دیجائے گی۔

ادارۂ دارالعرفان لال ٹیکری کے دینی خدمات محتاج تعارف نہیں ہیں نجانب ادارہ بنیادی قرآنی تعلیم برائے امتحانات قرآنی درجہ ابتدائی۔ تحتانی۔ وسطانی۔ کتاب شائع ہو چکی ہے۔ یہ طباعت قرضہ حسنہ سے کیجا کر اس کی قیمت عہ رکھی گئی ہے لیکن غریب دینی مدارس کے طلبا و طالبات خرید کر استفادہ نہیں کر سکتے بدیں وجہ ارباب خیر سے استدعا کیجاتی ہے کہ وہ ان کتب کو خرید فرما کر دینی مدارس پر تقسیم فرما دیں تو اساتذہ صاحبان ان کی مدد سے طلباء کو تیار فرمائیں گے بنیادی تعلیم سیرۃ النبی صلعم حسب صراحت صدر جس کی اشاعت منجانب ٹی امپوریم مذکور عمل میں آئی ہے کی ترتیب و تدوین میں مولانا خواجہ حمید احمد صاحب بی اے نے تعاون فرمایا میں ممنون ہوں کہ ان کی مدد سے یہ کتاب مکمل ہوئی اور سعی مشکور ہوئی۔

خادم

محمد برہان الدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الرحمٰن علم القرآن

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

ادارۂ امتحانات قرآن و سیرۃ النبی (صلعم) دار العرفان۔ لال ٹیکری حیدرآباد

نصاب

امتحانات تعلیم سیرۃ النبی صلعم و تاریخ اسلام

دل محمدؐ سے لگانا چاہیئے　　حوصلے اپنے بڑھانا چاہیئے

بحمداللہ قبل ازیں ادارۂ دار العرفان کی جانب سے قرآنی تعلیم کے امتحانات کا سلسلہ ماہ رمضان شریف ۱۳۷۱ھ سے شروع کیا گیا جو بہت مقبول ہوا۔ اور کثیر تعداد میں امیدواروں نے اس میں شرکت کرکے کامیابی حاصل کی۔ قرآن شریف کی تعلیم کے امتحانات ہر سال ماہ رمضان المبارک کے بعد منعقد ہوتے ہیں۔ اسی طرز پر سیرۃ النبیؐ کے امتحانات بھی منعقد کئے جا رہے ہیں جو ماہ ربیع الاول کے بعد مقرر کئے جاتے ہیں۔

تعلیمات قرآنی کو سراپا عملی زندگی میں دیکھنے کیلئے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطالعہ کی ضرورت اظہر من الشمس ہے بقول حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سیرت مبارک ہی خلق قرآن ہے۔ (کان خلقہ القرآن) چنانچہ اسی مقصد کی تکمیل کیلئے ادارہ کی جانب سے قرآنی امتحانات کی طرز پر سیرت النبیؐ کے امتحانات کا

انتظام کیا گیا۔ ان امتحانات میں شریک ہونے والوں کیلئے مختلف مدارج کا تعین کرکے امتحانات کے حسب ذیل درجے قائم کئے گئے ہیں۔

۱۔ امتحان تعلیم سیرت النبیؐ درجہ ابتدائی } چھوٹے بچوں اور کم تعلیمیافتہ اصحاب و
۲۔ " " " درجہ تحتانی } خواتین کیلئے۔
۳۔ " " " درجہ وسطانی
۴۔ امتحان تعلیم سیرۃ النبیؐ درجہ فوقانی } علوم مشرقیہ کے مدارس یا عام اسکولوں
۵۔ " " درجہ امتیازی } اور کالجوں میں تعلیم پانیوالے یا فارغ شدہ

طلباً یا طالبات اور دیگر اصحاب و خواتین کیلئے۔

ان امتحانات کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ امیدوار اپنی زندگی کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی کے نمونہ پر ڈھالنے کیلئے آپ کے اسوۂ حسنہ سے واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ چنانچہ تدریجی قابلیت کو پیش نظر رکھکر مختلف درجات کے لئے نصاب اور کتب کی سفارش کی گئی ہے سوالات زیادہ تر عام فہم انداز میں کئے جائیں گے ہر درجہ کا نصاب علٰحدہ درج کیا گیا ہے۔

الحاج قاری کرنل بسم اللہ بیگ

صدر ادارہ

امتحان سیرت النبی درجہ ابتدائی و تحتانی

نوٹ :۔ تحریر سے ناواقف امیدوار کا زبانی امتحان درجہ ابتدائی میں آسان سوالات کے ذریعہ لیا جائیگا۔

گروپ اول — سیرت النبی صلعم — نشانات ۱۰۰

۱۔ مختصر حالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۔ معہ شمائل و اخلاق۔

سفارشی کتب:۔ (۱) اللہ کے رسول از حکیم شرافت حسین صاحب رحیم آبادی

یا ہمارے نبی از نواب علی صاحب

(۲) سراپائے رسول از اعجاز الحق صاحب قدوسی (نصف اول)

گروپ دوم **حدیث شریف اور نعت شریف** نشانات ۱۰۰

(۱) حدیث شریف کوئی (۵) حدیثیں حفظ معہ ترجمہ

(۲) نعت شریف زبانی معہ مطلب

سفارشی کتب:۔ (۱) چہل حدیث کا کوئی مجموعہ مثلاً چہل حدیث از محمد خیر الدین صاحب وکیل

یا از سید محمد ابراہیم صاحب نہری

یا از احمد اللہ صاحب قدیری

(۲) نعت رسول از سید محمد ابراہیم صاحب نہری حصہ اول

گروپ سوم **تاریخ اسلام** نشانات ۱۰۰

مختصر حالات (۱) حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ۔

حضرت فاطمۃ الزہرا رضؓ۔ حضرت امام حسن رضؓ

حضرت امام حسین رضؓ۔

(۲) خلفائے راشدین

سفارشی کتب برائے درجہ تحتانی (۳) صحابی بچوں کے اخلاقی اور اصلاحی واقعات

۱۔ رسالہ دینیات حصہ چہارم سلسلہ نصاب حیدرآباد
۲۔ رسالہ جات صحابہ کرامؓ از حکیم شرافت حسین صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حصہ اول
گروپ اول

اللہ

بچو! کیا تم جانتے ہو کہ یہ زمین جس پر ہم رہتے بستے ہیں اور وہ آسمان جو ہمارے سروں پر ہے کس نے بنایا ہے؟
آسمان پر جو نورانی چاند، روشن سورج اور جگمگاتے تارے نظر آتے ہیں ان کا پیدا کرنے والا کون ہے؟
ان سب چیزوں اور سارے جہان کا پیدا کرنے والا اللہ ہے۔ اللہ میاں نے ہم کو بے حساب نعمتیں دی ہیں اور ہم پر اس کی ماں باپ سے زیادہ مہربانیاں ہیں ہم کو بھی چاہئے کہ اس کی دل سے تعظیم کریں اور سچے دل سے اس کے حکم بجا لائیں اور فرماں بردار بندے بنیں۔

نظم

سب سے اعلیٰ اللہ ہے — سب کا مولا اللہ ہے
دانا بینا اللہ ہے — زندہ گویا اللہ ہے
سب کو پیدا اس نے کیا — قدرت والا اللہ ہے
سب کی دعائیں سنتا ہے — رحمت والا اللہ ہے
اس کے برابر کوئی نہیں — سب کا آقا اللہ ہے
کون ہے میرا اس کے سوا — میرا سہارا اللہ ہے

(حسرت)

ہمارا کلمہ

پیارے بچو! تم کو پہلا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یاد ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں اسی بات کو زبان سے کہنے اور دل سے ماننے کا نام اسلام ہے اور یہی ہمارا دین و ایمان ہے۔
جو شخص اللہ اور رسول کے حکموں کو مانتا اور ان پر عمل کرتا وہ مسلمان ہے۔
اسلام دین اور دنیا کی اچھی اور نیک باتیں سکھاتا ہے۔ یہ الباسیدھا سادھا دین ہے کہ اس میں غریب اور امیر کا کوئی فرق نہیں۔ جو مسلمان ہے وہ ہمارا بھائی ہے۔

دنیا کی کہانی رسول کی زبانی

اللہ تعالیٰ نے جب زمین اور آسمانوں کو پیدا کر کے یہ تمام کائنات تیار کر لی تو اس میں اپنا خلیفہ یا جانشین مقرر کرنے کیلئے حضرت آدمؑ کو مٹی سے پیدا کر کے ان کے جسم میں روح پھونکی اور سب فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ حضرت آدم کو سجدہ کریں۔ سب فرشتے حضرت آدم کے سامنے سجدہ میں گر گئے۔ لیکن ابلیس (شیطان) نے سجدہ نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو مردود قرار دیا۔
حضرت آدم کے پہلو سے حضرت حوا پیدا ہوئیں۔ حضرت آدم اور حضرت حوّا جنت میں بہت آرام سے زندگی گزارنے لگے شیطان کو حضرت آدم اور حوا کی یہ آرام دہ زندگی اچھی نہیں معلوم ہوئی اور اس نے اپنا بدلہ لینے کیلئے حضرت آدم

اور حضرت حوا کو مختلف طریقوں سے بہکانا شروع کیا اور بالآخر ان سے ایک گناہ کروا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کو جنت سے نکال کر اس دنیا میں بھیج دیا۔

حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ نے اپنے گناہوں کی اللہ تعالیٰ سے معافی چاہی اور توبہ و استغفار کیا تو اللہ پاک نے ان کا قصور معاف فرما دیا اور ان کو یہ ہدایت فرمائی کہ آئندہ جب کبھی ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئے تو وہ اس کے مطابق عمل کیا کریں تو ان کو کوئی خوف اور رنج نہ ہوگا۔ اور مرنے کے بعد وہ پھر جنت میں داخل ہوں گے۔

حضرت آدم اور حضرت حوا کی اولاد رفتہ رفتہ تمام دنیا کے مختلف حصوں اور ملکوں میں پھیل گئی اور جیسے جیسے زمانہ گزرتا گیا ان کی تعداد بڑھتی گئی۔ دنیا میں جتنے بھی انسان ہیں وہ حضرت آدم اور حضرت حوا ہی کی اولاد سے ہیں۔ اگرچہ کے ان کے طور و طریق اور رنگ و نسل میں بڑا فرق معلوم ہوتا ہے اور شیطان کے بھکانے سے یہ مختلف قسم کی بُرائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور آپس میں خوب لڑتے رہتے ہیں ان کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے بے شمار رسول بھیجے۔

اللہ کے رسول

رسول دنیا کے ہر ملک اور ہر قوم میں ہوئے ہیں سب رسول بے گناہ، امانت دار۔ راست باز۔ عالی خاندان کامل العقل اور سب کے سب مرد ہوتے ہیں۔ اُن پر فرشتے اترتے ہیں۔ اور اللہ کے پیغام جس کو (وحی) کہتے ہیں لاتے ہیں۔ اُن سے ایسی ایسی نشانیاں ظاہر ہوتی ہیں جن سے ان کا سچا نبی ہونا ثابت ہوتا ہے جنکو معجزہ کہا جاتا ہے۔

ہر رسول نے اللہ تعالیٰ کے احکام لوگوں کو سنا کر نیک کام کرنے اور بُرے کام سے بچنے کی تعلیم دی اور ان کو بُرائی اور گمراہی کے راستے سے ہٹا کر اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے سیدھے راستے پر چلنے کی ہدایت کی، اُن سب رسولوں کی دل سے تعظیم کرنی چاہیئے۔ جب کسی رسول یا نبی کا نام لیا جائے تو ادب و احترام سے علیہ السلام (ان پر اللہ تعالیٰ کا سلام ہو) کہنا ضروری ہے۔ دنیا میں بہت سے رسول آئے ہیں جن کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار بتلائی جاتی ہے اور ان ہی میں تین سو تیرہ رسول ہونا مشہور ہے لیکن صحیح تعداد اللہ ہی کو معلوم ہے۔ نبی اور رسول میں یہ فرق ہے کہ جن کو کتاب اور نیا دین اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملا ہو وہ رسول کہلاتے ہیں اور جن کو کتاب اور نیا دین نہیں ملا بلکہ اپنے رسول کے دین کی اشاعت و ترویج کی وہ صرف نبی کہلاتے ہیں۔ ہر رسول نبی ہے مگر ہر نبی رسول نہیں کیوں کہ رسالت کا مرتبہ نبوت سے بالا تر ہے۔ ذیل میں چند بڑے بڑے پیغمبروں کے نام درج کئے جاتے ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام۔ حضرت نوح علیہ السلام۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام۔ حضرت اسحاق علیہ السلام۔ حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام۔ حضرت داؤد علیہ السلام۔ حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سب سے پہلے رسول حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ مرتبہ میں سب رسولوں اور نبیوں سے بڑے ہیں۔

آپ کے بعد قیامت تک کوئی رسول یا نبی نہ ہوگا۔ آپ قیامت کے دن گناہ گاروں کی شفاعت فرمائیں گے۔ جب کبھی ہمارے نبی کا مبارک نام لیا جائے تو صلی اللہ علیہ وسلم (آپ پر اللہ تعالیٰ کا درود اور سلام ہو) کہنا چاہیئے۔

ولادت و سیرت پاک

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے (۵۷۰) سال بعد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت بروایت مشہور بارہ ربیع المنور مطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء دوشنبہ کے دن صبح کے سہانے وقت ملک عرب کے مشہور شہر مکہ میں ہوئی۔ جہاں حضرت ابراہیمؑ نے اپنی ایک بیوی حضرت ہاجرہؓ اور اپنے فرزند اکبر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو آباد کیا۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہی کی اولاد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب اور حضرت عبداللہ پیدا ہوئے ہیں۔

آنحضرتؐ کی والدہ محترمہ کا اسم گرامی بی بی آمنہ بنت وہب تھا۔ آنحضرتؐ کی ولادت سے کچھ قبل ہی آپ کے والد حضرت عبداللہ کا انتقال ہوگیا اور چھ سال کی عمر میں حضرت آمنہ بھی وفات پاگئیں۔

آنحضرتؐ کے دادا حضرت عبدالمطلب اور چچا حضرت ابوطالب یکے بعد دیگرے کچھ عرصہ تک آنحضرتؐ کے کفیل رہے۔

آنحضرتؐ کی دایہ حضرت حلیمہ سعدیہ تھیں جنھوں نے بچپن میں چار سال تک آنحضرتؐ کو اپنے پاس رکھنے کی سعادت حاصل کی۔ جہاں ایک مرتبہ فرشتوں نے آپ کا سینہ مبارک شق کیا۔

زمانہ طفلی ہی سے آنحضرتؐ کے اوصاف حمیدہ کا ظہور ہوتا ہے۔ جبکہ آپؐ اپنے دودھ شریک بھائیوں کے ساتھ محبت کا سلوک فرماتے تھے اور محنت و مشقت برداشت کرنے پر آمادہ رہتے۔

جب کسی قدر عمر شریف زیادہ ہوئی تو آپ اہل مکہ کے ساتھ ہر قسم کے دلیرانہ اور قومی کاموں میں کثرت سے شرکت فرماتے۔ نیز قیام امن کی تحریکات میں آپ ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ چنانچہ جنگ فجار کے بعد حلف الفضول میں آپ نے بہت نمایاں حصہ لیا۔ اور قبائل کی باہمی کشمکش۔ غارت گری اور خون ریزی کو صلح و آشتی اور عہد و پیماں کے ذریعہ روکنے کی ممکنہ سعی فرمائی۔ غرباء۔ مساکین اور مسافروں کی بطور خود بھی دستگیری فرماتے اور مختلف قبائل کے سرداروں کو بھی اس کے لئے آمادہ فرماتے رہتے کہ وہ مشترکہ انجمنوں کی شکل میں ایسے رفاہی کاموں میں منظم طور پر زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔

تجارت کا پیشہ آنحضرتؐ کو بہت پسند تھا جس میں انسان کی عملی صداقت۔ امانت داری اور دیانت داری کا بہت ہی کٹھن امتحان ہوتا ہے آپ نہ صرف مقامی طور پر تجارتی کاروبار انجام دیتے تھے بلکہ تجارت کی غرض سے دور دراز مقامات کا سفر بھی فرماتے تھے۔ جہاں ہر قسم کے لوگوں سے آپ کو سابقہ ہوتا اور آپ کی خوش معاملگی کا ہر کسی کو اعتراف کرنا پڑتا۔ اور لوگ آنحضرتؐ کو "امین" کے لقب سے یاد کرتے۔

حضرت خدیجہؓ سے شادی

جب آنحضرتؐ کے حسن اخلاق اور خوش معاملگی کی عام شہرت ہونے لگی تو حضرت بی بی خدیجہؓ

نے جو عرب کی بہت شریف مالدار اور بیوہ خاتون تھیں اپنا مال تجارت آپ کے ذریعہ ملک شام روانہ فرمایا۔ اور بعد میں آپ کے محاسن و اخلاق حمیدہ معلوم کرکے آپ سے شادی کی متمنی ہوئیں۔ باوجود اس کے کہ حضرت خدیجہؓ کی عمر اس وقت کافی زاید ہو چکی تھی۔ لیکن آنحضرتؐ نے باوجود پچیس سالہ ہونے کے اس درخواست کو قبول فرماکر آپ سے عقد فرمالیا۔

عقد کی یہ تقریب نہایت سادگی اور بے تکلفی کے ساتھ انجام پائی باوجود بی بی خدیجہؓ کی عمر چالیس سالہ ہونے کے اس دوران میں جب تک بی بی زندہ رہیں آنحضرتؐ نے کوئی دوسری شادی نہیں فرمائی۔

نبوت

آنحضرتؐ کو اب کسب معاش کے مقابلے میں رفاہی مشاغل ریاضت اور عبادت الٰہی کے لئے زیادہ اوقات کو فارغ کرنے کا موقع ملا۔

اس عرصہ میں خانہ کعبہ کی دوبارہ تعمیر عمل میں آئی۔ آنحضرت اکثر غار حرا جو مکہ سے تین میل ہے تشریف لے جاکر عبادت فرماتے تھے جب آپ کی عمر شریف چالیس سال کی ہوئی تو آپ کو رسالت کی بشارت ہوئی اور غار حرا میں پہلی مرتبہ آپ پر قرآن مجید بذریعہ وحی نازل ہونا شروع ہوا۔ چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سورۂ اقراء کی پانچ آیتیں آپ کے سامنے تلاوت کی۔

یہ چالیسویں سال لطف خدا سے
کیا چاند نے کھیت غار حرا سے
اُتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

رسالت کے ۲۳ سال

آنحضرتؐ کی رسالت کا زمانہ ۲۳ سال کا ہے اور اس عرصہ میں پورا قرآن مجید آپ پر رفتہ رفتہ نازل ہوا۔ اس ۲۳ سال میں آنحضرتؐ نے پہلے تیرہ سال مکہ میں گذارے اور آخری ۱۰ سال مدینہ میں گذارے۔ مکہ کے تیرہ سال کا زمانہ بڑی بڑی تکالیف اور مصیبتوں کا زمانہ تھا جب کہ کفار اللہ اور اللہ کے رسول کو ماننے کیلئے تیار نہ تھے اور جو لوگ آنحضرتؐ پر ایمان لائے تھے کفار ان کو بھی تکلیف دیتے تھے۔ آنحضرتؐ نے تبلیغ کے کام کا آغاز جس طور پر فرمایا اس کا مختصر ذکر آگے آتا ہے۔

پہلے مسلمان

آنحضرتؐ نے اپنی رسالت کی اطلاع سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ کو دی اور حضرت خدیجہؓ یہ خبر سُن کر مشرف باسلام ہوئیں ان کے بعد بچوں میں حضرت علیؓ ابن ابی طالب اور حضرت زید بن حارثہؓ سن رسیدہ مردوں میں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اسلام قبول کیا۔ ان کے بعد حضرت عثمانؓ بن عفان۔ حضرت طلحہؓ حضرت زبیرؓ۔ حضرت سعدؓ بن وقاص اور حضرت حمزہؓ مسلمان ہوئے۔ اب کفار کو یہ خطرہ ہوا کہ اسلام کی اشاعت سے ان کے رسم و رواج اور ان کے مذہب کا اثر کم ہو جائیگا۔ اس لئے انہوں نے آنحضرتؐ کی مخالفت شروع کر دی اور جو مسلمان ہوتا اس کو پریشان کرتے اور مختلف طور پر تکالیف پہونچانے لگے۔

حضرت عمرؓ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے نیز کفار کی طرف سے انہوں نے آنحضرتؐ کو قتل کرنے کا ارادہ کر لیا۔ لیکن جب ان کو اپنی بہن کی زبان سے قرآن مجید سننے کا موقع ملا تو ان کا دل نور ایمان سے معمور ہو گیا اور وہ دربار

رسالت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کئے۔ اس کے بعد ہی علی الاعلان اسلام کی تبلیغ شروع ہو گئی لیکن ساتھ ہی کفار کی مخالفت اور زیادہ بڑھ گئی۔ کفار مسلمانوں کی مخالفت منظم طور پر کرنے لگے۔

ہجرت حبشہ

جب مسلمانوں کو کفار بہت ستانے اور پریشان کرنے لگے تو آنحضرتؐ نے مسلمانوں کی ایک جماعت کو ملک حبش جانے کی اجازت دی اور ساتھ ہی ان کو یہ بھی ہدایت فرمائی کہ وہ حبش کے علاقہ میں اسلام کی تبلیغ کریں۔

شعب ابو طالب میں قیام

اب جس قدر مسلمان مکہ میں رہ گئے تھے ان کو لے کر آنحضرتؐ مکہ سے کچھ فاصلہ پر ایک گھاٹی میں جو شعب ابو طالب کے نام سے مشہور ہے مقیم ہو گئے اور تقریباً تین سال تک کفار مکہ نے مسلمانوں سے معاشی (مقاطعہ) کیا اور ان تک غلہ اور کپڑا پہونچنے نہ دیا۔

حضرت ابو طالب اور حضرت خدیجہؓ کا انتقال

نبوت کے دسویں سال حضرت ابو طالب اور حضرت بی بی خدیجہؓ کا بھی انتقال ہو گیا اور کفار کی مخالفت اور زیادہ ترقی کر گئی۔

طائف کا سفر

ان مصائب کے باوجود آنحضرتؐ نے اسلام کے تبلیغی کام کو برابر جاری رکھا۔ مکہ سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر طائف پہونچکر وہاں کے رہنے والوں کو دعوت اسلام دی مگر طائف کے سردار نہایت ہی سرکشی کے ساتھ پیش آئے۔ اس کے باوجود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے

ان کے لئے کوئی بد دعا نہیں فرمائی بلکہ یہ امید ظاہر کی کہ ان کی نسل سے آیندہ مسلمان پیدا ہوں گے۔

حج کے موقع پر قبائل میں تبلیغ

طائف سے واپسی پر آپ نے تبلیغی کام کو برابر جاری رکھا اور حج کے زمانہ میں ملک عرب کے گوشہ گوشہ سے جو جو قبائل آتے تھے آپ ان کے سامنے قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تھے اور انہیں اسلام کی دعوت دیتے یہی وجہ تھی کہ ان کے ذریعہ اسلام کی آواز پورے ملک میں پھیلنے لگی۔

مدینہ کے قبائل کی آمد

مدینہ کے دو مشہور قبیلے اَوس اور خزرج اسلام کی دعوت سے بہت متاثر ہوئے اور انھوں نے نہ صرف خود اسلام قبول کیا بلکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ تشریف لانے کی دعوت بھی دی۔

واقعہ معراج

ایک طرف آنحضرتؐ کو تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں تمام مشکلات کا مقابلہ کرنا ہو رہا تھا اور قدم قدم پر کفار کی مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا دوسری طرف اللہ پاک آپ کے مراتب میں اضافہ فرما رہا تھا اور اس کی سرفرازیاں جاری تھیں۔

چنانچہ نبوت کے بارھویں سال ۲۷ رجب دوشنبہ کی رات آپؐ کو معراج شریف ہوئی یعنی اس رات اللہ تعالیٰ نے آپ کو جسم (بقول معتبر) کے ساتھ جاگتے میں بُراق پر سوار کرا کے مکہ معظمہ سے بیت المقدس اور وہاں سے ساتوں آسمان پھر آگے جہاں تک (عرش۔ کرسی وغیرہ) منظور ہوا پہنچایا۔ جنت و

دوزخ وغیرہ کی سیر کرائی اور پھر اسی رات کے اسی حصہ میں مکہ مکرمہ پہنچا دیا۔
اسی کو معراج کہتے ہیں۔

ہجرت مدینہ جس طرح بعض مسلمانوں کو آنحضرتؐ نے ملک حبشہ ہجرت کرنے کی اجازت دی تھی اسی طرح اب ان کو بھی مدینہ منورہ ہجرت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور خود اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار فرمانے لگے۔
جب آنحضرتؐ کو بھی ہجرت کا حکم ہوا تو آپ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو اس کی اطلاع دی۔ کفار نے آپ کے قتل کا جس رات کو تہیہ کر لیا تھا۔ آپ اس رات حضرت ابو بکرؓ کو اپنے ہمراہ لے کر مدینہ منورہ روانہ ہو گئے اور اپنے بستر پر حضرت علیؓ کو چھوڑ دیا تاکہ وہ صبح لوگوں کی امانتیں واپس کر دیں۔
مکہ سے مدینہ کا سفر تیرہ ۱۳ دن میں طے ہوا راستہ میں دشمنوں نے تعاقب کیا۔ لیکن وہ ناکام رہے غار ثور میں جب آپ مقیم تھے تو دشمن آپ کے قریب تک پہونچ گئے تھے لیکن آپ کو دیکھ نہ سکے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی اور حضرت ابو بکرؓ کی حفاظت اور تسکین کا سامان مہیا کیا۔ چنانچہ یہی ہجرت نصرت الٰہی کا پیش خیمہ بنی۔
اس ہی ہجرت کے واقعہ سے مسلمانوں کا ہجری سنہ شروع ہوتا ہے
جب آپ مدینہ منورہ کے قریب پہنچ گئے تو مدینہ والے آپ کے استقبال کے لئے آگے آئے اور گھروں کی چھتوں پر مدینہ کی عورتیں اور بچے "طلع البدر علینا" کا ترانہ گانے لگے۔

قیام مدینہ ہجرت کے بعد آنحضرتؐ کا مدینہ منورہ میں صرف دس سال

قیام رہا۔ لیکن اس قلیل عرصہ میں آنحضرتؐ نے رسالت کے سب کاموں کی تکمیل کردی۔ عبادت کے کاموں میں نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے قرآنی احکام زیادہ تفصیل سے اسی ہی زمانہ میں نازل ہوئے خلافت کے کاموں میں انتظام مملکت قیام امن، صلح اور جنگ، تقسیم دولت، شادی اور طلاق اخلاق اور آداب معاشرت کے قرآنی احکام بھی زیادہ تر مدینہ منورہ ہی میں نازل ہوئے اور آنحضرتؐ نے ان پر خود عمل کیا۔ اور دوسروں سے ان پر عمل کروایا۔ مدینہ کی زندگی میں ہر سال جو اہم واقعات پیش آئے وہ مختصراً لکھے جارہے ہیں۔

پہلی مسجد اور پہلا مدرسہ قُبا کے مقام پر آپ نے قیام فرمایا اور سب سے پہلا کام یہ کیا کہ وہاں آپ نے ایک مسجد تعمیر کروائی جو مدینہ کی پہلی مسجد کہلائی اور اس میں نماز جمعہ پڑھی۔ اسی مسجد میں ایک مدرسہ بھی قائم کیا۔

مواخاۃ (بھائی چارہ) مدینہ پہونچ کر آپ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان ایک ایسا اتحاد قائم کیا کہ ایک انصاری کے ساتھ ایک مہاجر مقیم رہے تاکہ وہ بھائی بھائی کی طرح ایک دوسرے کی مدد کرسکیں۔

مدینہ کے یہودیوں سے معاہدے مدینہ میں جو یہودی تھے آنحضرتؐ نے ان سے اس قسم کے معاہدے کئے کہ وہ آپس میں جنگ نہ کرینگے اور باہر کے دشمن کے مقابلے میں ایک دوسرے کی مدد کرینگے۔

ہجرت کے پہلے سال آنحضرتؐ نے مدینہ منورہ میں مسلمانوں کی سکونت اور

حفاظت کے ضروری انتظامات مکمل کر لئے تھے۔ اب دوسرے سال انہیں اس کام کے لئے تیار کر لیا کہ وہ دشمن کا مقابلہ کر سکیں۔

جنگ بدر ۲ھ ابو سفیان کی نگرانی میں کفارانِ مکہ کا ایک تجارتی قافلہ شام سے مکہ واپس جا رہا تھا گو درمیانی راستہ میں اسے روکا جا سکتا تھا لیکن وہ قافلہ راستہ بدل کر نکل گیا اور ابو جہل اس کی مدد کے لئے ایک مسلح فوج تیار کر کے مدینہ کی طرف روانہ ہوا۔ مقام بدر پر مسلمانوں سے اس کا مقابلہ ہوا۔ کفار کی تعداد ایک ہزار سے زائد تھی اور مسلمانوں کی صرف تین سو تیرہ (۳۱۳) لیکن مسلمانوں نے اس بہادری اور جانبازی سے جنگ کی کہ کفار کے چھکے چھوٹ گئے اور بہت سے کفار قتل ہوئے۔ تاریخ اسلام میں یہ سب سے پہلی جنگ تھی جس میں کفار کے مقابلے میں شاندار کامیابی حاصل ہوئی۔

جنگ احد ۳ھ کفارانِ قریش نے بہت جلد جنگ بدر کا بدلہ لینا چاہا چنانچہ ۳ھ میں ایک نئی فوج تیار کر کے وہ مدینہ کے قریب احد کی پہاڑی تک پہنچ گئے۔ آنحضرتؐ نے ایک بلند مقام پر چند تیر اندازوں کو متعین کیا اور حکم دیا کہ ہماری کامیابی ہو یا ناکامی کسی صورت میں بھی وہاں سے نہ ہٹیں۔ جب کفار کی فوج سے مسلمانوں کا مقابلہ ہوا تو پہلے ہی معرکہ میں مسلمانوں کو فتحیابی حاصل ہوئی۔

کفار کی ما بقی فوج واپس ہو رہی تھی۔ لیکن متعینہ تیر انداز بغیر اجازت اپنے مقام کو چھوڑ کر مال غنیمت لوٹنے میں شریک ہو گئے۔

کفار کی فوج نے گھاٹی خالی دیکھکر دوسری طرف سے پلٹ کر مسلمانوں پر

فوراً حملہ کر دیا اور اس غفلت میں بہت سے مسلمان شہید ہو گئے۔ حتیٰ اینکہ خود آنحضرتؐ بھی زخمی ہو گئے اور آپ کا دندان مبارک بھی شہید ہوا اور پیشانی مبارک میں خود کی کڑیاں دھنس گئیں۔

مگر جلد ہی مسلمان پھر سنبھل کر مقابلہ کے لئے تیار ہو گئے اور انہوں نے کفار کی حملہ آور جماعت کو شکست فاش دی۔

یہودیوں سے مقابلہ ۴ھ جنگ احد کے بعد مدینہ منورہ میں یہودیوں کی سازش بہت بڑھ گئی تھی۔ اور انہوں نے اپنے معاہدوں کا کچھ خیال نہ رکھا۔ بلکہ مسلمانوں کے درمیان وہ لڑائی پیدا کرنے کی کوشش کر رہے تھے اور سودی کاروبار کے ذریعہ مسلمانوں کو مالی طور پر بھی پریشان کر رہے تھے چنانچہ آنحضرتؐ نے ان سے جنگ کرکے انہیں مدینہ سے نکال دیا۔

جنگ خندق ۵ھ اس طرح یہودی مدینہ سے نکل گئے۔ لیکن انہوں نے مدینہ کے اطراف مسلمانوں کے خلاف پھر جنگ کی تیاری شروع کی۔ اور مکہ کے کافروں کے ساتھ مل کر مدینہ کا محاصرہ کرنے کی تیاری کی۔ آنحضرتؐ نے مدینہ کو محفوظ کرنے کے لئے مدینہ کے اطراف خندق کھدوائی اور دشمن کو کسی طرف سے بھی مدینہ میں داخل نہ ہونے دیا۔ آخر دشمن تنگ آکر واپس چلے گئے۔

صلح حدیبیہ ۶ھ آنحضرتؐ نے عمرہ اور حج ادا کرنے کا ارادہ فرمایا۔ اور اس غرض سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ مگر کفار مکہ نے آپ کو آنے نہ دیا اور حدیبیہ کے مقام پر آپ کو قیام کرنا ہوا۔ یہاں صلح کی گفتگو ہوئی اور کفار نے جو شرطیں پیش کیں وہ آنحضرتؐ نے قبول کر لیں۔

بہ ظاہر اس میں مسلمانوں کو اس وقت ناکامی ہوئی۔ لیکن آئندہ ان ہی شرطوں کی وجہ سے فتح مکہ کیلئے راستہ صاف ہوا۔

اسی سال آنحضرتؐ نے دنیا کے مختلف ملکوں کے بادشاہوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔

فتح خیبر ۷ھ

۷ھ ہجری میں آنحضرتؐ نے یہودیوں کے سب سے بڑے قلعہ خیبر کا محاصرہ کرکے اس کو فتح کر لیا۔ اور اس طرح عرب میں یہودیوں کی قوت کا خاتمہ کر دیا۔

فتح مکہ ۸ھ

یہودیوں کی طرف سے جب پوری طرح اطمینان ہو گیا تو آنحضرتؐ دس ہزار مسلمانوں کا ایک قافلہ تیار کرکے مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ مسلمانوں کے جوش ایمانی کا مکہ والے مقابلہ نہ کر سکے۔ اور بغیر ایک قطرہ خون بہے کے مسلمانوں نے مکہ فتح کر لیا۔

آنحضرتؐ نے مکہ والوں کے تمام قصور معاف فرما دیئے اور کعبہ کو تمام بتوں سے ہمیشہ کے لئے پاک کر دیا اور یہاں صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت ہونے لگی۔

عیسائیوں سے مقابلہ ۹ھ

۹ھ میں آنحضرتؐ نے مسلمانوں کو عیسائیوں کے خطرہ سے محفوظ کرنے کی کوشش فرمائی۔

اس زمانے میں سلطنت روم عیسائیوں کی سب سے زبردست سلطنت تھی۔ ان کے مقابلہ کے لئے آنحضرتؐ نے ۳۰ ہزار مسلمانوں کی ایک زبردست فوج تیار فرما کر تبوک کی طرف پیشقدمی فرمائی لیکن وہاں رومیوں نے مقابلہ نہ کیا اور مسلمانوں کی جنگی تیاری اور بہادری سے عیسائی بہت خوف زدہ

ہو کر رہ گئے۔

سنہ ۱۰ھ حجۃ الوداع سنہ ۱۰ھ میں آنحضرتؐ نے آخری حج ادا فرمایا جب کہ تمام ملک عرب میں اسلام پھیل گیا تھا۔ اور ملک کے گوشہ گوشہ سے آکر مسلمان حج کی غرض سے جمع ہوئے تھے۔

میدان عرفات میں آنحضرتؐ نے ایک لاکھ مسلمانوں کے سامنے ایک خطبہ دیا جس میں اسلامی تعلیمات کی تکمیل کا اعلان کیا۔

وصال مبارک سنہ ۱۱ھ ربیع الاوّل حج سے فراغت کے بعد آنحضرتؐ مدینہ منورہ واپس تشریف لے آئے۔ اور ربیع الاول سنہ ۱۱ھ میں آپ کا وصال ہو گیا۔ اور آپ اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

حلیہ مبارک حضورؐ کا قد نہ بہت بلند تھا نہ بہت پست۔ پھر بھی بلند قد والوں میں آپ سب سے بلند معلوم ہوتے تھے۔

جسم اطہر سر سے پاؤں تک سڈول جس پر بال نہ تھے۔ سینے سے ناف تک صرف بالوں کا ایک خط کھنچا ہوا تھا۔ سر اقدس بڑا تھا۔

بال گھنے کالے کالے کان کی لو تک لٹکے ہوئے تھے پیشانی کشادہ اور نورانی تھی۔

بھویں کماندار باریک باہم پیوستہ تھیں۔ دونوں کے بیچ میں ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت ابھر جاتی تھی۔ آنکھیں بڑی بڑی سرمگیں تھیں۔ ان میں پتلی نہایت سیاہ سپیدی میں لال لال ڈورے پڑے ہوئے تھے۔

پلکیں کالی کالی اور لمبی۔

ناک ستواں اور نہایت خوبصورت

دہانہ مناسب طور پر کشادہ

دانت موتی کی لڑیوں کی طرح صاف اور خوشنما۔ سامنے دانتوں میں خفیف سا فرق

رنگ سرخ و سپید

روئے مبارک کسی قدر بیضوی

ریش مقدس گھنی اور سیاہ

سینہ کشادہ

ہتیلیاں چوڑی اور پُر گوشت

تلوے صاف ستھرے

الحاصل ؎

سر سے پا تک جہاں کہیں دیکھو   ہر ادا کہتی ہے یہیں دیکھو

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ سب سے زیادہ حسین اور خوبصورت تھے۔ چہرہ مبارک پر پسینے کی بوندیں ایسے موتیوں کی طرح چمکتی تھیں جن کی خوشبو مشک خالص سے کہیں زیادہ تیز تھی۔

بچوں پر شفقت جہاں کہیں راستے میں بچے نظر آتے۔ آپ ان کو السلام علیکم کہتے۔ اور ان کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے، انہیں گود میں لیکر پیار کرتے ان سے محبت کی باتیں کرتے۔ اور فرماتے جو شخص چھوٹوں سے محبت اور بڑوں کا ادب نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

ہمارے نبی کے اخلاق

ہمارے نبی سب سے محبت سے ملتے تھے۔ آپ اپنے سب ساتھیوں سے محبت کرتے تھے۔

کبھی کسی کو بری بات نہیں کہتے تھے۔ کبھی کسی کو گالی نہیں دیتے تھے۔

بری باتوں اور گالیوں سے آپؐ نفرت کرتے تھے۔ آپؐ کسی سے چیخ کر نہیں بولتے تھے۔ چیخ کر بولنے سے نفرت کرتے تھے۔

ہر چھوٹے بڑے کو خود سلام کرتے تھے

بیماروں کو دیکھنے جاتے تھے۔ ان کی صحت کے لئے دعا مانگتے تھے۔

ہمیشہ سچ بولتے تھے اور جھوٹ سے نفرت کرتے تھے۔

معافی مانگنے والے کو معاف کردیتے تھے۔ معاف کردینا آپؐ بہت پسند کرتے تھے اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتے تھے۔

جانوروں کو اپنے ہاتھ سے چارہ دیتے تھے۔

اونٹوں کو خود باندھتے تھے۔

بکریوں کو خود دوہتے تھے۔

گھر میں جھاڑو دیتے تھے۔

خادموں کے ساتھ مل کر کام کرتے تھے۔ بازار سے سودا خرید لاتے تھے۔ بازار سے سودا خود اٹھا لاتے تھے۔

ہر کھانا خوشی سے کھاتے تھے۔ کسی کھانے کو بُرا نہیں کہتے تھے۔

ہمیشہ صاف رہتے تھے۔

صفائی کو پسند کرتے تھے۔ گندگی سے نفرت کرتے تھے۔ اُس کو بُرا کہتے تھے۔

ہر نماز سے پہلے دانت صاف کرتے تھے - دانتوں کی صفائی پہ بہت زور دیتے تھے -

کپڑے اپنے ہاتھ سے دھوتے تھے - اس کی صفائی پر بہت زور دیتے تھے -

ہر وقت اللہ کی یاد کرتے تھے - اس کی یاد کے لئے سب کو کہتے تھے -

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ؕ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حصہ دوم

گروپ دوم

چہل حدیث

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(۱) اَلدِّیْنُ یُسْرٌ — دین آسان ہے۔ (بخاری)

(۲) اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ — دین خیر خواہی ہے۔ (بخاری)

(۳) اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ — جس سے مشورہ لیا جائے اس پر امانتداری لازم ہے

(۴) اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ — برا شگون لینا شرک ہے۔ (مسند احمد)

(۵) اَلْمُحْتَکِرُ مَلْعُوْنٌ — احتکار[1] کرنے والا ملعون ہے (مستدرک حاکم)

(۶) اَلْعَیْنُ حَقٌّ — نظر بد سچ ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۷) اَلنَّدَمُ تَوْبَۃٌ — ندامت ہی توبہ ہے۔ (جوامع الکلم)

(۸) اَلْجَمَاعَۃُ رَحْمَۃٌ — جماعت رحمت ہے۔ (جوامع الکلم)

(۹) اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ — روزہ سپر ہے۔ (نسائی)

(۱۰) اَلْعَارِیَۃُ مُؤَدَّاۃٌ — مانگی ہوئی چیز واپسی کے قابل ہے۔

---

[1] بلاک مارکٹ کرنے والا۔

(۱۱) لِلْجَارِ حَقٌّ	پڑوسی کا بڑا حق ہے۔ (کنز العمال)
(۱۲) اَلْحَسَبُ الْمَالُ	ذاتی خوبیاں ہی مال ہے۔ (جوامع الکلم)
(۱۳) اَلْكَرَمُ التَّقْوٰى	بزرگی پرہیزگاری ہے (〃)
(۱۴) لَا عَدْوٰى	کوئی بیماری متعدی نہیں ہے (کنز العمال)
(۱۵) اَرْحَامَكُمْ اَرْحَامَكُمْ	اپنے رشتے ملنے کی بہت حفاظت کرو۔
(۱۶) اَلْقَاتِلُ لَا يَرِثُ	قاتل وارث نہیں ہوتا۔ (بخاری)
(۱۷) تَهَادَوْا تَحَابُّوا	ایکدوسرے کو ہدیہ بھیجو تو آپسمیں محبت بڑھیگی۔
(۱۸) اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا	سفارش کرکے ثواب حاصل کرو (بخاری)
(۱۹) اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ	مجلسیں امانتداری کے ساتھ ہونی چاہئیں
(۲۰) اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ	کاموں کا اعتبار نیت سے ہے۔ (بخاری)
(۲۱) اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ	کاموں کا دارومدار ان کے انجام ہی پر ہے (بخاری)
(۲۲) اَلْقُرْاٰنُ هُوَ الدَّوَاءُ	قرآن ہی دوا ہے۔ (جامع الکلم)
(۲۳) اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ	مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے (مسلم)
(۲۴) اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ	مسلمان، مسلمان کا آئینہ ہے (جوامع الکلم)
(۲۵) اَلْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ	دانائی کی بات مسلمان کی کھوئی ہوئی چیز ہے
(۲۶) اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ	بات شروع کرنے سے پہلے ہی سلام کرنا چاہیے۔ (ترمذی)

(۲۷) اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ — طہارت ایمان کا ایک حصہ ہے (مسلم)

(۲۸) اَلنَّاسُ کَاَسْنَانِ الْمُشْطِ — لوگ کنگھی کے دندانوں جیسے ہیں (از شاہ ولی اللہ)

(۲۹) اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ — دعاء عبادت کا مغز ہے (ترمذی)

(۳۰) اَلْحَیَاءُ خَیْرٌ کُلُّہٗ — شرم وحیا سرتاسر اچھی چیز ہے۔ (جوامع الکلم)

(۳۱) کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَۃٌ — ہر بھلی بات صدقہ ہے۔ (بخاری)

(۳۲) کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ — مذہب میں ہر نئی بات گمراہی ہے (مسلم)

(۳۳) کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ — ہر نشیلی چیز حرام ہے۔ (بخاری)

(۳۴) سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ — قوم کا سردار ان کا خدمتگزار ہوتا ہے۔

(۳۵) اَکْرَمُ النَّاسِ اَتْقٰھُمْ — انسانوں میں سب سے زیادہ عزت والا وہی ہے جو سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا ہو۔

(۳۶) کِتَابُ اللّٰہِ الْقِصَاصُ — قصاص کو تو اللہ نے فرض کیا ہے۔

(۳۷) خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا — تمام کاموں میں میانہ روی بہتر ہے۔

(۳۸) خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی — سب سے اچھا توشہ خدا کا ڈر ہے۔

(۳۹) اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ — کسی کو نیکی کا راستہ بتانے والا اس نیکی کے کرنے والے کے مانند ہے۔

(۴۰) مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا۔ — جو کوئی ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجتا ہے حق تعالیٰ دس مرتبہ اس پر اپنی رحمت اتارتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

نعت رسولؐ

آنحضرت صلعم مکہ سے آکر مدینہ سے تین میل پر قُبا کی بستی میں چودہ دن تک ٹھیرے رہے جہاں سے جمعہ کے دن اُونٹنی پر روانہ ہوئے۔ راستہ میں بنی سالم کے محلہ میں آپؐ کی امامت میں پہلی نماز جمعہ پڑھی گئی۔ قبا سے شہر مدینہ تک ہر قبیلہ کے معزز لوگ دورویہ کھڑے تھے۔ شہر قریب آیا تو مسلمانوں کے جوش کا یہ عالم تھا کہ عورتیں چھتوں پر نکل آئیں اور آپؐ کی آمد کی خوشی میں یہ اشعار گانے لگیں:-

(۱) طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاعِ
(۲) وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَا دَعَا لِلّٰہِ دَاعِ
(۳) اَیُّھَا الْمَبْعُوْثُ فِیْنَا جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ

(۱) وَداع کی پہاڑیوں سے چودھویں رات کا چاند ہمارے سامنے آیا۔
(۲) ہم پر اس بات کا شکر کرنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے رسولؐ ہم کو اللہ کے واسطے اچھے دین کی طرف بلا رہے ہیں۔
(۳) آپؐ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم میں رسولؐ بنا کر بھیجے گئے ہیں اور ایسے احکام لے کر آئے ہیں جن کی اطاعت ہم پر ضروری ہے۔

محمدؐ حبیبِ خدا بن کے آئے
وہ نبیوں میں سب سے سوا بن کے آئے

چمک جن کی پڑتی ہے ہر آئینے پر
وہ دنیا میں شمس الضحیٰ بن کے آئے

بھلا انکی توصیف کیا کوئی لکھے
وہ سرتاپا معجزہ بن کے آئے

ہوئی ظلمتِ کفر کا فور دم میں
جہاں میں جو نورِ خدا بن کے آئے

بندھا یا شفاعت کا سہرا خدا نے
جو دُلہا حبیبِ خدا بن کے آئے

کہیں ڈوب سکتی ہے کشتیِ اُمت
رسولِ خدا، ناخدا بن کے آئے

ہلالی وہ در اُن کا دارالشفا ہے
کہ ہر دردِ دل کی دوا بن کے آئے

یَا نَبِی سَلَام عَلَیکَ
یَا رَسُول سَلَام عَلَیکَ

یَا حَبِیبَ سَلَام عَلَیکَ
صَلوَاتُ اللّٰہ عَلَیکَ

آپؐ ہیں محبوبِ عالم
مظہرِ رحمتِ مجسّم

آپؐ پر قربان ہیں ہم
وِرد رکھتے ہیں یہ ہردم

یَا نَبِی سَلَام عَلَیکَ
یَا رَسُول سَلَام عَلَیکَ

یَا حَبِیبَ سَلَام عَلَیکَ
صَلوَاتُ اللّٰہ عَلَیکَ

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانیوالا مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنیوالا وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا، ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی، غلاموں کا مولیٰ
خطا کار سے درگذر کرنے والا بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا قبائل کا شیر و شکر کرنے والا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا
مس خام کو جس نے کندن بنایا کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا پلٹ دی بس اک آن میں اسکی کایا
رہا ڈر نہ بیڑے کو موج بلا کا
ادھر سے ادھر پھر گیا رخ ہوا کا
وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی عرب کی زمیں جس نے ساری ہلادی
نئی اک لگن دل میں سب کے لگادی اک آواز میں سوتی بستی جگادی

پڑا ہر طرف غل یہ پیغامِ حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نامِ حق سے

سبق پھر شریعت کا اُن کو پڑھایا حقیقت کا گُر اِن کو اک اک بتایا
زمانے کے بگڑے ہوؤں کو بنایا بہت دن کے سوتے ہوؤں کو جگایا

کھلے تھے نہ جو راز اب تک جہاں پر
وہ دکھلا دئے ایک پردہ اٹھا کر

کسی کو ازل کا نہ تھا یاد پیماں بھلائے تھے بندوں نے مالک کے فرماں
زمانے میں تھا دورِ صہبائے بطلاں مئے حق سے محرم نہ تھی بزمِ دوراں

اچھوتا تھا توحید کا جام اب تک
خمِ معرفت کا تھا منہ خام اب تک

نہ واقف تھے انساں قضا اور جزا سے نہ آگاہ تھے مبدا و منتہا سے
لگائی تھی اِک اک نے لَو ما سوا سے پڑے تھے بہت دور بندے خدا سے

یہ سنتے ہی تھرّا گیا گلّہ سارا
یہ راعیؐ نے للکار کر جب پکارا

کہ ہے ذات واحد عبادت کے لائق　　زبان اور دل کی شہادت کے لائق
اسی کے ہیں فرماں اطاعت کے لائق　　اسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق

لگاؤ تو لو اس سے اپنی لگاؤ
جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ

اسی پر ہمیشہ بھروسا کرو تم　　اسی کے سدا عشق کا دم بھرو تم
اسی کے غضب سے ڈرو گر ڈرو تم　　اسی کی طلب میں مرو گر مرو تم

مبرا ہے شرکت سے اس کی خدائی
نہیں اس کے آگے کسی کی بڑائی

اسی طرح دل انکا اک اک سے توڑا　　ہر اک قبلۂ کج سے منہ ان کا موڑا
کہیں ماسوی کا علاقہ نہ چھوڑا　　خداوند سے رشتہ بندوں کا جوڑا

کبھی کے جو پھرتے تھے مالک سے بھاگے
دیئے سر جھکا ان کے مالک کے آگے

حبیبِ خدا ہیں ہمارے محمدؐ شہِ انبیا ہیں ہمارے محمدؐ
خدا تک پہونچنے کا رستہ دکھایا عجب رہنما ہیں ہمارے محمدؐ
بتوں سے چھڑایا، خدا سے ملایا نبیؐ ہُدیٰ ہیں ہمارے محمدؐ
اندھیرا ہوا کُفر کا دُور بالکل وہ نُورِ خدا ہیں ہمارے محمدؐ

رہے بے خطر کیوں نہ اُمّت کا بیڑا
کہ جب نا خدا ہیں ہمارے محمدؐ

شہِ انبیاؐ آج پیدا ہوئے ہیں حبیبِ خداؐ آج پیدا ہوئے ہیں
جو بھٹکے ہوؤں کو بتائیں گے رستہ وہی رہنماؐ آج پیدا ہوئے ہیں
نکالیں گے بحرِ خطا سے جہاں کو بڑے ناخدا آج پیدا ہوئے ہیں
گنہگار بندوں کی سُن لی خدا نے شفیع الوریٰؐ آج پیدا ہوئے ہیں
خدائی کے دل کیوں نہ قربان اُن پر دلی مُدّعا آج پیدا ہوئے ہیں

بشرؐ ہو کے جو سیمت نورِ خداؐ ہیں
وہی مصطفےٰؐ آج پیدا ہوئے ہیں

وہ علم و حکمت سکھانے والا   پیامِ حق کا وہ لانے والا

کلامِ حق کا سنانے والا   عذابِ حق سے ڈرانے والا

وہ رسمِ بد کا چھڑانے والا   وہ جہل و بدعت مٹانے والا

وہ بت پرستی اٹھانے والا   وہ سیدھا رستہ چلانے والا

خدا پرستی بتانے والا   وہ عاصیوں کا بچانے والا

مقامِ محمود پانے والا

وہ بیتِ اقصیٰ کا جانے والا
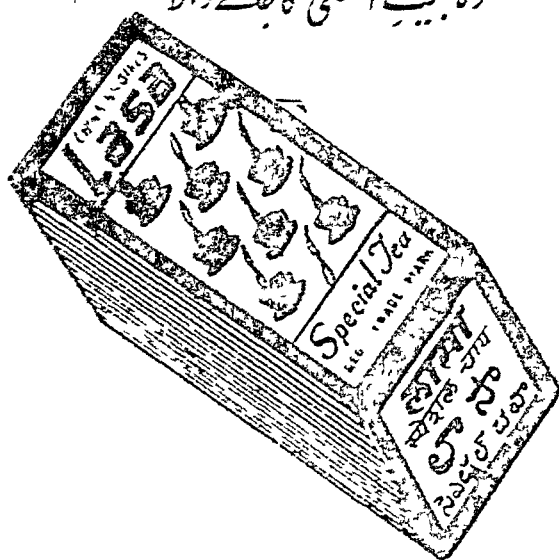
ازواجِ مطہرات۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آنحضرتؐ کی ازواج مطہرات کو اللہ تعالیٰ نے اُمّہات المومنین کا لقب عطا فرمایا ہے اس لئے وہ تمام مسلمانوں کی مائیں ہیں اور تمام دنیا کی عورتوں کے لئے ان کی زندگی دین و اخلاق کا بہترین نمونہ ہے۔

ان میں سے ہم حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کے مختصر حالات لکھتے ہیں۔

حضرت خدیجہؓ عرب کی بہت شریف الخاندان با اخلاق اور مال دار خاتون تھیں۔ آنحضرتؐ کا سب سے پہلا نکاح حضرت خدیجہؓ سے ہوا اس وقت حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس سال کی تھی۔ حضرت خدیجہؓ نے اپنی آخری عمر تک آنحضرتؐ کی نہایت سعادت مندی کے ساتھ خدمت انجام دی۔ عورتوں میں سب سے پہلے آپ ہی مشرف بہ اسلام ہوئیں اور اسلام کی اشاعت میں آپ کا بہت بڑا حصہ ہے۔

حضورؐ نے ایک موقع پہ آپ کی تعریف اس طرح فرمائی:۔

"وہ مجھ پر ایمان لائیں جب کہ اوروں نے انکار کیا۔ انہوں نے

میری تصدیق کی جب کہ اوروں نے مجھے جھٹلایا۔ انھوں نے مجھے اپنے مال میں شریک کیا جب کہ اوروں نے مجھے مال حاصل کرنے سے محروم رکھا۔"

آنحضرتؐ سے آپ کی چھ اولادیں ہوئیں دو صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں۔

صاحبزادے :- (۱) حضرت قاسمؓ (۲) حضرت عبداللہؓ (جن کا لقب طیب و طاہر ہے) آنحضرتؐ کے تیسرے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے ہوئے تھے۔ تینوں صاحبزادوں کا انتقال بچپن ہی میں ہو گیا تھا۔

صاحبزادیاں :- (۱) حضرت زینبؓ (۲) حضرت رقیہؓ (۳) حضرت ام کلثومؓ (۴) حضرت فاطمۃ الزہراؓ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت عائشہ صدیقہؓ سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کا نکاح آنحضرتؐ سے کم عمری میں مکہ معظمہ میں ہوا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے آنحضرتؐ کی بہت خدمت کی۔ اور تبلیغ کے کاموں میں آپ کا بہت ساتھ دیا۔ اور میدان جنگ میں آپ کے ساتھ رہیں۔ چنانچہ احد کی لڑائی میں حضرت عائشہؓ اپنے کندھوں پر مشک اٹھائے ہوئے زخمیوں کے منہ میں پانی ڈالتی تھیں اور ان کی تیمارداری فرماتیں۔

آپ قرآن مجید کی بہت عالم تھیں۔ اور آنحضرتؐ کے ارشادات

آپ کو بہت یاد تھے۔ چنانچہ آنحضرتؐ کے بعد بہت سی احادیث ہم تک
حضرت عائشہؓ ہی کے ذریعہ پہونچی ہیں۔ یہ مسلمانوں پر آپ کا بہت احسان
ہے۔ آپ باقاعدہ طور پر قرآن مجید اور احادیث شریف کا درس دیتی تھیں۔
حضرت عائشہؓ بہت سخی واقع ہوئی تھیں۔ چنانچہ انھوں نے بہت کثرت
سے خیرات کی اور بہت سادہ زندگی گذاری ۵۸ھ میں آپ کا وصال ہوا۔

صاحبزادی حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

حضرت فاطمہ زہرا آنحضرت کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں اور آنحضرتؐ
کو آپ سے بہت محبت تھی۔
آنحضرتؐ نے آپ کی شادی حضرت علیؓ سے کی آپ کے تین صاحبزادے
اور دو صاحبزادیاں تھیں صاحبزادوں کے نام

حضرت امام حسنؓ
حضرت امام حسینؓ
حضرت امام محسنؓ

صاحبزادیوں کے نام

سیدہ کلثومؓ
سیدہ زینبؓ

حضرت بی بی فاطمہؓ کی زندگی بہت سادہ تھی اور آپ تمام دنیا کی
عورتوں کے لئے حسن اخلاق کا کامل نمونہ تھیں۔ اپنے گھر کا کام خادمہ کے بغیر

خود اپنے ہاتھ سے انجام دیتی تھیں اور آنحضرت کے ارشاد کے مطابق
تمام عبادات اور فرائض زندگی کی تکمیل کے بعد سوتے وقت یہ وظیفہ پڑھتی تھیں

سُبْحَانَ اللہ ۳۳ بار
اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۳۳ بار
اَللّٰہُ اَکْبَر ۳۴ بار

آنحضرتؐ کے صرف چھ ماہ کے بعد آپؓ کا وصال ۳ رمضان ۱۱ھ کو ہوا۔

حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ

حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ چونکہ آنحضرتؐ کے نواسے تھے اس لئے آپ دونوں کی جو اولاد ہوئی وہ سید کہلائی۔ اور آپ کے ذریعہ سادات کا سلسلہ تمام دنیا میں پھیل گیا آنحضرتؐ کو اپنے نواسوں سے محبت تھی۔

حضرت امام حسنؓ

حضرت امام حسنؓ ماہ رمضان المبارک ۳ھ میں پیدا ہوئے۔ حضرت امام حسنؓ کے وقت کا بڑا حصہ عبادت الٰہی میں صرف ہوتا تھا۔ آپ سخاوت میں بھی بہت زیادہ ممتاز تھے۔ دو دفعہ آپ نے اپنا کل مال راہِ خدا میں دیدیا۔ یہاں تک کہ ایک حبہ بھی اپنے پاس نہ رکھا۔

آپ نے تقریباً بیس حج پیادہ پا ادا کئے چھیالیس سال کی عمر میں ۴۹ھ میں آپ کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوا اور حضرت بی بی فاطمہ کے مزار کے قریب دفن ہوئے۔

حضرت امام حسینؓ

حضرت امام حسینؓ ۵ر شعبان ۴ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ اپنے بڑے بھائی کی طرح حسن و جمال اور شکل و صورت میں بہت کچھ آنحضرتؐ سے مشابہ تھے۔
آپ میں سخاوت، صبر و شکر کے اوصاف بہت موجود تھے۔ آپ کو عبادت الٰہی کا بڑا شوق تھا۔ چنانچہ آپ نے کوئی پچیس حج پیادہ پا کئے۔
مسلمانوں کی خدمت کا جذبہ آپ میں بہت تھا اور جب کوفے کے مسلمانوں نے آپ کو اپنی مدد کے لئے بلوایا تو آپ وہاں تشریف لے گئے اور ان کی خاطر آپ نے یزید کی فوج سے لڑکر شہادت حاصل کی۔ ۱۰ر محرم ۶۱ھ کو یہ شہادت کا واقعہ ہوا۔

مشکل ہے بہت صاحبِ ایماں ہونا
کچھ کھیل نہیں ہے حق پہ قرباں ہونا
یاں مثلِ حسینؓ سر قلم ہونا ہے
امجدؔ آساں نہیں مسلماں ہونا

صحابہ کرامؓ

صحابی اس شخص کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو یا آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا ہو اور ایمان پر اس کی وفات ہوئی ہو۔
آنحضرتؐ کے صحابہؓ کثرت سے تھے۔ تمام صحابہ باقی امت سے افضل ہیں

سب صحابہ نیک، پرہیزگار، عادل تھے۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے "میرے صحابہ تاروں کے مانند ہیں۔ ان میں سے جس کی اقتدا کرو گے ہدایت پر رہو گے۔ ہم کو تمام صحابہ کی دل سے محبت اور تعظیم کرنی چاہیئے۔

خلفائے راشدینؓ

آنحضرتؐ کے صحابہ میں سے حسب ذیل صحابی یکے بعد دیگرے خلیفہ ہوئے جن کو خلفائے راشدین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت

حضرت ابوبکر صدیقؓ ۱۱ھ میں آنحضرتؐ کے وصال کے بعد ہی خلیفہ مقرر کیئے گئے آپ کا دور خلافت صرف دو سال رہا۔ لیکن اس قلیل عرصہ میں آپ نے مسلمانوں کو منظم کر کے ایک مستقل اسلامی حکومت قائم کر دی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہی مسلمانوں میں ایک قسم کا انتشار پیدا ہو گیا تھا اور وہ بہت رنجیدہ اور پریشان ہو گئے تھے اور بعض کفار اور منافقین فتنہ و فساد پر آمادہ ہو گئے تھے اور اسلام سے ان کو مرتد کرنا چاہتے تھے اور زکوٰۃ نہیں دینا چاہتے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نہایت جرأت، ہمت اور ہوشیاری کے ساتھ اس فتنہ کا خاتمہ کر دیا۔ مسلمانوں کو منظم کر کے اسلامی تعلیمات کے مطابق اسلامی نظم و نسق قائم کیا اور بیت المال میں زکواۃ جمع کروا کر محتاجوں اور مسکینوں دیگر ضرورت مندوں کی حاجت روائی کی۔ قرآن مجید کے مختلف نسخوں کو ایک جا جمع کر کے اس کی تعلیم کا انتظام کروایا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خلافت سے پہلے اپنا مال اسلام کے لئے وقف کر دیا تھا اور خلافت کے زمانے میں بیت المال سے بہت معمولی وظیفہ لیتے تھے لیکن اس کی بھی ادائی بعد میں اپنی ایک جائیداد فروخت کر کے کروا دی۔

سنہ ۱۳ھ میں آپ کا وصال ہو گیا۔

حضرت عمر فاروقؓ کی خلافت

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انتقال کے وقت حضرت عمرؓ کو اپنا جانشین منتخب کر دیا تھا حضرت عمرؓ کا زمانہ خلافت تقریباً بارہ سال رہا۔ چونکہ حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں مسلمان منظم ہو گئے تھے۔ اب حضرت عمرؓ کو اس کا موقع ملا کہ وہ مسلمانوں کی اس تنظیم سے فائدہ اٹھا کر دوسرے ممالک میں اسلام کی اشاعت کریں۔ چنانچہ آپ نے عراق، ایران، شام اور مصر کے ممالک میں مبلغین کو روانہ کیا لیکن جب ان مبلغین کی مخالفت کی جانے لگی اور یہ ممالک مسلمانوں سے جنگ کرنے کے درپے ہوئے تو حضرت عمرؓ نے پھر ان کا پوری طرح نہ صرف مقابلہ کیا بلکہ مسلمانوں کی باقاعدہ فوجیں تیار کر کے ان ممالک پر حملہ کر کے انہیں فتح کر لیا۔ اور وہاں امن و امان قائم کر کے اسلامی حکومت قائم کر دی۔ حضرت عمرؓ کی خلافت کا زمانہ

عظیم الشان فتوحات کے زمانہ سے یاد کیا جاتا ہے۔
۲۳ھ میں ایک ایرانی غلام نے آپ کو فجر کی نماز پڑھتے ہوئے شہید کردیا۔

حضرت عثمانؓ غنی کی خلافت

حضرت عمرؓ نے اپنا کوئی جانشین منتخب نہیں فرمایا تھا بلکہ چھ صحابہ کے نام منتخب کئے تھے انہوں نے تصفیہ کرکے حضرت عثمانؓ کو خلیفہ مقرر فرمایا۔

حضرت عثمانؓ کو اب ایک بہت بڑی اسلامی سلطنت کا انتظام کرنا تھا جو حضرت عمرؓ کی فتوحات کی وجہ سے وسیع ہوگئی تھی۔ اس کا انتظام اسلامی اصولوں پر کرنا کوئی آسان کام نہ تھا اور خصوصاً جب کہ ان فتوحات کی وجہ سے دولت کی بہت افراط ہوگئی تھی اور لوگوں میں کثرت دولت کے مضر اثرات پیدا ہورہے تھے۔ حضرت عثمانؓ نے ان خرابیوں کا تدارک کیا اور جہاں تک ممکن ہوسکا ایسا انتظام فرمایا کہ ملک میں کوئی بڑی بدنظمی نہ پھیلے اس امن کو قائم رکھنے کے لئے آپ نے اپنی جان تک نذر کردی۔ چند فتنہ انگیزوں نے آپ کو ۳۵ھ میں شہید کردیا۔ حضرت عثمانؓ کے دور خلافت کا ایک بہت بڑا کارنامہ یہی تھا کہ آپ نے قرآن مجید کی صحافت کو محفوظ کرنے کی کوشش فرمائی اور آپ کے محفوظ کردہ صحیفہ عثمانی ہی کے ذریعہ قرآن مجید کی کتابت تمام دنیا میں عام ہوگئی۔

حضرت علیؓ کی خلافت

حضرت عثمانؓ غنی کی شہادت کے بعد خلافت کے انتخاب میں کچھ اختلاف پیدا ہوگیا اور شام میں حضرت معاویہؓ نے اپنی خلافت کا اعلان کردیا۔ لیکن مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ

یں تمام مسلمانوں نے حضرت علیؓ کو اپنا خلیفہ تسلیم کیا۔

حضرت علیؓ کی خلافت کا زمانہ چھ سال کا ہے اور اس چھ سال کے عرصہ میں حضرت علیؓ کو بہت سی مخالفتوں کا مقابلہ کرنا ہوا مگر اس کے باوجود آپ نے بہت دلیری اور دانشمندی سے خلافت کے فرائض انجام دئے اور مسلمانوں کے شیرازہ کو بکھرنے نہ دیا اپنے فیصلوں اور خطبات کے ذریعہ آپ نے آئندہ حکمرانوں کے لئے ہدایت کے بہت نادر نمونے چھوڑے۔

۴۰ھ میں کوفہ میں ایک خارجی نے آپ کو شہید کیا۔

تمت نصاب سیرت

غلطی اعراب سے کفر ہوتا ہے

(۱) سورہ فاتحہ میں اگر اَنْعَمْتَ کی تا پر پیش پڑھے تو کفر ہوتا ہے۔

(۲) الٓمٓ (۱) سورہ بقر کی پندرھویں رکوع میں اگر وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰھٖمَ رَبُّہٗ کی با پر فتح پڑھے تو کفر ہو گا۔

(۳) سیقول (۲) سورہ بقر کی تینتیسویں رکوع میں اگر قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ کی دال ثانی پر پیش کی جگہ زبر پڑھے تو کفر ہو گا

(۴) تلک الرسل (۳) سورہ بقر کی پینتیسویں (۳۵) رکوع میں اگر وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ کے عین پر فتح پڑھے تو کفر ہو گا۔

(۵) لا یحب اللہ (۶) سورہ نسا کے بائیسویں رکوع میں اگر رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ کی ذال پر فتح پڑھے تو کفر ہو گا۔

(۶) واعلموا (۱۰) سورہ توبہ کے پہلے رکوع میں اگر اَنَّ اللّٰہَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُہٗ کے لام پر زبر پڑھے تو کفر ہو گا۔

(۷) سبحن الذی (۱۵) سورہ بنی اسرائیل کے دوسرے رکوع میں اگر وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ کی ذال پر فتح پڑھے تو کفر ہو گا۔

(۸) قال الم (۱۶) سورہ طٰہٰ کے ساتویں رکوع میں اگر وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّہٗ کی با پر پیش پڑھے تو کفر ہو گا۔

(۹) اقترب (۱۷) سورہ انبیاء کے چھٹے رکوع میں اگر اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی تا پر فتح پڑھے تو کفر ہو گا۔

(۱۰) وقال الذین (۱۹) سورۂ شعراء کے گیارھویں رکوع میں اگر لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ کی ذال پر فتح پڑھے تو کفر ہو گا۔

(۱۱) ومن یقنت (۲۲) سورۂ فاطر کے چوتھے رکوع میں اگر اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا کے اللہ کی ہا پر پیش پڑھے تو کفر ہو گا۔

(۱۲) ومالی (۲۳) سورۂ صافات کے دوسرے رکوع میں اگر وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْہِمْ مُنْذِرِیْنَ کی ذال پر فتح پڑھے تو کفر ہو گا۔

(۱۳) قد سمع اللہ (۲۸) سورۂ حشر کی تیسری رکوع میں اگر اَلْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ کی واؤ پر فتح پڑھے تو کفر ہو گا۔

(۱۴) تبارک الذی (۲۹) سورۂ الحاقہ کے پہلے رکوع میں اگر لَا یَاْکُلُہٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ کی ہمزہ ثانی پر فتح پڑھے تو کفر ہو گا۔

(۱۵) تبارک الذی (۲۹) سورۂ مزمل کے پہلے رکوع میں اگر فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ کے نون پر فتح پڑھے تو کفر ہو گا۔

(۱۶) تبارک الذی (۲۹) سورۂ مرسلات کے دوسرے رکوع میں اگر فِیْ ظِلٰلٍ وَّعُیُوْنٍ کی ظا پر فتح پڑھے تو کفر ہو گا۔

(۱۷) عم (۳۰) سورۂ والنازعات کے دوسرے رکوع میں اگر اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ کی ذال پر فتح پڑھے تو کفر ہو گا۔

از کلمات شاہ اولیا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

توکل در امور	نوازش بر ایتام	ادب در کلام
تقدم در سلام	عطا در مقام	تعطیل در انتقام
تواضع با کرام	شکر بر نعمت	عفو با قدرت
اجتناب از غیبت	قصور در شہوت	اصرار در طاعت
خوشروئی با عیال	ملائمت با جہال	تامل در جواب
اندازہ در معاش	دوری از کبر	وفا بہ عہد
اکرام بہ مہمان	دلجوئی از غریبان	سرعت در خیر
امداد بہ مظلوم	شفقت با مردم	عیادت مرضیٰ
ایثار بر مساکین	مخالفت با نفس	صبر در مصائب
نصرت بہ جہاد	کنارہ جوئی از بخل	استقامت در کار
سعی در اخلاص	مصاحبت با نیکان	تفکر در امور